بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شعبۂ تعلیم ۔لجنہ اماءاللہ یوکے
تعلیمی نصاب برائے ماہ اپریل 2024

1-رمضان اور قرآن کریم کی اہمیت۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم کی سورۃ البقرہ آیت نمبر 186 میں فرماتا ہے:

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآنِ کریم نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اس کے) شکر گذار بنو۔

قرآنِ کریم کی اس آیت میں جہاں روزے رکھنے کے حکم کا ذکر ہے اسی طرح رمضان کے مہینے کی اہمیت اور فضیلت بھی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ قرآن کریم کا نزول اس مبارک مہینے میں ہوا۔قرآنِ کریم سے محبت اور پیار کا تعلق صرف ماہِ رمضان تک ہی محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہ تعلق ہمیشہ ہماری زندگی میں قائم رہنا چاہئے۔تاہم ماہِ رمضان کی ایک منفرد حیثیت ہے جیسا کہ اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔

.قرآنِ کریم کی سورۃ البقرہ آیت نمبر 186 بمعہ تفسیر پڑھیں اور درج ذیل نکات پر غور کریں۔

a) رمضان کا مہینہ روزے رکھنے کے لئے کیوں چنا گیا؟
b) اس آیت کی تفسیر کے مطابق رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول کن دو باتوں کی وضاحت کرتا ہے؟
c) " اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا" سے کیا مراد ہے؟

ذرائع:
www.alislam.org › تفسیر-کبیر-ایڈیشن-2023

2۔ قرآنِ کریم کے احکامات:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، " اُعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ "ترجمہ: اپنے رب کی عبادت کرو۔(سورۃ البقرہ آیت 22)

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے قرآن کریم کے احکامات پر روشنی ڈالتے ہوئے ہمیں توجہ دلائی کہ قرآنِ کریم کے احکامات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ وہ سرسبز شاخیں بن جائیں جن کا آسمان سے تعلق ہوتا ہے، جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اوپر دیئے گئے قرآنی حکم کے بارے میں اپنے خطبہ جمعہ 26 جولائی 2013 میں بیان فرمایا ہے۔

سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے، بلکہ حکم دیا ہے کہ ایسی بات کبھی تم سے سرزد نہ ہو۔ تم پر یہ حرام ہے کہ خدا تعالیٰ کا شریک کسی کو ٹھہراؤ۔ اُس ہستی کے ساتھ شریک ٹھہراؤ جو تمہارا رب ہے، تمہارا پیدا کرنے والا ہے، جو تمہاری دماغی، جسمانی، مادّی، روحانی صلاحیتوں کی پرورش کرنے والا ہے، جو تمام نعمتوں کو مہیا کرنے والا ہے۔ پس کون عقلمند ہے جو ایسی طاقتوں کے مالک خدا اور ایسی نعمتیں مہیا کرنے والے خدا کا کسی کو شریک بنائے لیکن لوگ سمجھتے نہیں اور شریک بناتے ہیں۔ گہرائی میں جاکر شرک کے مفہوم کو نہیں سمجھتے اور ایسے عظیم خدا کے مقابلے پر خدا کھڑے کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ ہر زمانے میں لوگوں کی یہ حالت پیدا ہوتی رہی ہے اسی لئے انبیاء جب آتے ہیں تو سب سے پہلے شرک کی تعلیم کے خلاف بات کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کو میں نہیں بخشوں گا۔

- ہمیں چاہیئے کہ ہم قرآن کریم کے اس حکم کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔
- قرآن کریم کی سورۃ البقرہ آیت نمبر 22 کی تفسیر کو پڑھیں اور درج ذیل قرآنِ کریم کے حکم پر پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

ذرائع: خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جولائی 2013
Khutbat-e-Masroor-Vol-11.pdf

3۔ حدیث

اچھے اخلاق سے بہتر کوئی عمل نہیں۔

ترجمہ: ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

"خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔"
(سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق)

اچھے اخلاق سے کیا مراد ہے اور اسلام ان پر کیوں اتنا زور ڈالتا ہے۔

اعلیٰ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہوتا ہے اسلام کی تعلیمات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق پر انتہائی زور دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اخلاق سے بڑھ کر خدا کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں۔ دراصل اعلیٰ اخلاق ہر نیکی کی بنیاد ہیں حتیٰ کہ روحانیت بھی درحقیقت اخلاق ہی کا ایک ترقی یافتہ مقام ہے۔

- اس حدیث کے الفاظ پر غور کریں کہ آنحضرت ﷺ نے جن اعلیٰ اخلاق کے معیار کا ذکر کیا ہے اس حدیث کی رو سے اپنی روزمرہ زندگی میں ان اخلاق کو کیسے اپنانا چاہیئے۔

ذرائع۔ چالیس جواہر پارے حدیث نمبر 32 صفحہ نمبر 130
https://www.alislam.org/urdu/pdf/Chalees-Jawahar-Parey.pdf

4۔ ملفوظات

دوستوں کے لئیے ہمدردی اور غمخواری:

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں، بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں، مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دل سوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے، تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جا رہا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جب کہ کسی قسم کا فکر اور غم شاملِ حال نہ ہو، کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی، کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے اس لئے ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم و غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔

· ملفوظات page 85 کے اوپر دیئے گئے اقتباس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوستوں کے لئے ہمدردی اور غمخواری کی مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے بات چیت کریں کہ ہم دوسروں کے لئے ہمدردی اور اپنے اندر یہ خوبی کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟

ذرائع:

https://www.alislam.org/urdu/book/%D8%B3%DB%8C%D8%B1%D8%AA-%D9%85%D8%B3%DB%8C%D8%AD-/%D9%85%D9%88%D8%B9%D9%88%D8%AF

5۔ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، "اسلامی اصول کی فلاسفی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھیں اور درج ذیل سوالات کو پڑھیں اور اس میں موجود ضروری باتوں کو سمجھیں۔

· روح اور جسم کا آپس میں کیا تعلق ہے؟
· انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے؟
· قرآن شریف کس طرح انسان کو قدم بقدم اعلیٰ روحانی مقام تک لے جاتا ہے؟

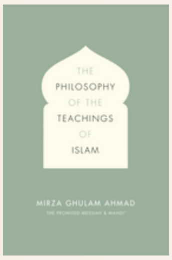

click to read